نمبر ۱۴ — دار الامن والامان قادیان — ۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۱ع — جلد ۵

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمن

سلسلے کیلئے دیکھو نمبر ۱۳ جلد ۵

غرض قرآن شریف کی تعلیم ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور ذرہ ذرہ اس کے آگے ہیچ ہے اور اس نے ایسی تعلیم دی ہے جو انسانی قوٰے کی تکمیل کرتی ہے اور عفو اور انتقام کو محل اور موقع پر رکھنے کیواسطے اس سے بڑھکر تعلیم نظر نہیں آئے گی۔ اگر کوئی اس تعلیم کے خلاف اور کچھ پیش کرتا ہے تو وہ گویا قانون الٰہی کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے بعض طبائع طبعاً عفو چاہتی ہیں اور بعض مار کھانے کے قابل ہوتی ہیں۔ سب عدالتیں قرآن شریف کی تعلیم کے موافق کھلی رہ سکتی ہیں اگر انجیل کے مطابق کریں تو آج ہی سب کچھ بند کرنا پڑے اور پھر دیکھو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ انسان انجیلی تعلیم پر عمل نہیں کرسکتا۔ یہ دو نمونے علمی اور عملی تقوے کے ہوتے ہیں لیکن اس کے سوا تیسری قسم تقویٰ کی ہے

ویؤمنون بما انزل الیک

انسان قوت شہادت کا محتاج ہے ایسی راہ اختیار نہ کرے کہ پاک شہادتوں سے دور رہو۔ وہ راہ خطرناک راہ ہے جسمیں راستبازوں کی شہادتیں موجود نہیں ہیں تقویٰ کی راہ یہی ہے کہ جس میں دربدست شہادتیں ہر زمانہ میں زندہ موجود ہوں مثلاً تم نے راہ پوچھا کسی نے کچھ کہا کہ یہ راہ فلاں طرف جاتا ہے مگر دس کہتے ہیں کہ نہیں یہ تو فلاں طرف جاتا ہے تو اب تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اُن بھلے مانس آدمیوں کی بات مان لو یاد رکھو کہ شہادت پاکبازوں کی ہی مقبول اور موزون ہوتی ہے۔ بدمعاشوں کی شہادت کبھی مقبول نہیں ہوسکتی یہ تیسری قسم تقویٰ کی ہے جو یؤمنون بما انزل الیک میں بیان ہوئی ہے اس کو چھوڑ کر بھی لوگ بہت خراب ہوتے ہیں ہمارے ساتھ جو لوگوں نے مخالفت کی ہے تو اسی وجہ سے کہ اُنہوں نے تقویٰ کی اس قسم کو چھوڑ دیا ہے خدا تعالیٰ کا کلام تیس ۳۰ آیتوں میں ہمارا موید ہے کبھی وہ **یاعیسیٰ انی متوفیک** کہہ کر کبھی **فلما توفیتنی** کہہ کر کبھی **ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل** کہہ کر غرض کبھی کسی پیرایہ میں کبھی کسی صورت میں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہی راہ سچی ہے جس پر ہم بفضلہ تعالےٰ قایم ہیں اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح کو حضرت یحییٰ کے ساتھ معراج میں دیکھتے ہیں اور یہ سچی بات ہے کہ ان دونوں میں کوئی خاص فرق جو زندوں اور مردوں میں ہونا چاہیئے۔ نہیں بتایا کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عمر بتا کر یہ شہادت دیتے ہیں کہ وہ مرگیا اور کبھی آنے والے مسیح موعود اور اسرائیلی مسیح کا حلیہ جدا جدا بتا کر سمجھاتے ہیں کہ وہ مرگیا یہ شہادتیں تو حدیث اور قرآن کی ہیں انکے علاوہ تمام صحابہ کی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہی پر یہ ہوتی ہے کہ سب نبی مرگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا کہ ابھی نہیں مرے اور تلوار کھینچ کر کھڑے ہو جاتے ہیں مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر یہ خطبہ پڑھتے کہ ما محمد

نام	رقم
سردار خاں صاحب ››	ایک
مولوی عبدالقادر صاحب ››	››
احمد حسن صاحب ››	››
مولوی محمد حسین صاحب نمبردار بریم جیت پورہ ریاست کپورتھلہ	۲
شیخ عطا محمد صاحب ملٹری ورکس فورٹ سنڈیمن	۱۰
خدا بخش صاحب شملہ -	۵
بابو برکت علی صاحب ››	››
ڈاکٹر فیض احمد صاحب علاقہ گنگھر -	۲
مہردین و کرم الٰہی صاحبان لاہوری	۲
چودھری رستم علی صاحب انبالہ	۱۰
بابو محمد صاحب ››	››
بابو محمد معقول صاحب میر منشی ››	۵
محمد سرافراز و کرم الٰہی صاحبان دہلی	۱۲
حاکم علی صاحب -	ایک
محی الدین صاحب سیالکوٹ	۲
مولوی عبدالرحیم صاحب ››	››
مقبل محمد صاحب - ہرسیاں	ایک
منشی تاج الدین صاحب لاہور	۱۰
غلام محمد صاحب ››	ایک
میر ناصر نواب صاحب	۳
ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر	۲
ڈاکٹر محبوب عالم صاحب سانبھڑ	۲
سلطان محمد صاحب سیالکوٹ	ایک
امیر علی شاہ صاحب ››	۵
غلام غوث صاحب	۱۰
حکیم محمد حسین صاحب مہتمم مرہم عیسیٰ لاہور	۲
قطب الدین صاحب جہلم	ایک
برکت علی صاحب وزیر آباد	۳
غلام حسین صاحب ڈنگہ	ایک
حکیم فضل الدین صاحب حلّہ جٹاں	۲
مرزا غلام حیدر صاحب بیٹی	۱۰
مرزا افضل بیگ صاحب قصور -	۲۵
علی بخش صاحب مستری بگھی -	۵
جمال الدین صاحب معہ برادران سیکھواں	۶
شاہ دین صاحب فیض اللہ چک	ایک
چودھری فضل الٰہی صاحب ››	››
شیخ غلام علی صاحب ››	››
جمال الدین صاحب ››	››

نام	رقم
قاضی محمد یوسف علی صاحب نعمانی تشامی سررشتہ دار اگزیکٹیو کمیٹی سنگرور ریاست جیند -	۵
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور	۲
ڈاکٹر نور محمد صاحب ››	۱۰
منشی اسمٰعیل صاحب پٹواری سکنہ لسانوالہ -	ایک
ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانہ	ایک
امام الدین صاحب پٹواری لوچپ گورداسپور	››
عبدالحمید صاحب محرر جیرٹی تلنگر گڑھ ضلع گورداسپور	۲
حافظ عبدالرحمن صاحب بٹالہ	ایک
مستری مولا بخش صاحب لدھیانہ	››
اکبر خاں صاحب سنور پٹیالہ حال قادیان -	››
عبدالصمد صاحب سنور	››
کرم علی صاحب سنگساز قادیان	››
قدرت اللہ خاں صاحب ››	››
مہر عبدالصمد صاحب ارائیں سیکھواں	››
محمد صدیق صاحب ››	››
قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ	۲
منشی جلال الدین صاحب بلانی	۲
میر مدثر شاہ صاحب پشاور	۲
مولوی سید سرور شاہ صاحب	ایک
مولوی غلام حسن صاحب پشاور	۲
مرزا غلام صمدانی صاحب ››	ایک
شیخ عبدالعزیز صاحب نومسلم قادیان	››
حسین بخش صاحب درزی ››	››
حاجی محمد صاحب لبنی مدرس جھنگ	۲
شیخ عبدالرحیم صاحب مدرس قادیان	۲
مولوی سلطان حامد صاحب قتال پور ملتان	ایک
صاحب دین صاحب - تہال	››
فضل الدین صاحب عطار گوجرانوالہ	››
مولوی نور احمد صاحب لبنی مدرسہ	››
چودھری محمد خانصاحب جسٹر عالی امرتسر	››
شمس الدین صاحب شملہ	۵
اہلیہ ›› ››	››
مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۱۰
مفتی محمد صادق صاحب	۵
مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں	۱۰

نام	رقم
ڈاکٹر عبداللہ صاحب کمپونڈر	۲
مولوی محمد یحییٰ صاحب دیگران	ایک
چودھری اسمٰعیل صاحب جہاں والہ سیالکوٹ	۴
شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم	۱۰
مولوی غلام علی صاحب رہتاس	۵
پیر بخش صاحب لدھیانہ	ایک
محمد حسن صاحب عطار ››	››
حکیم فضل الٰہی صاحب لاہور	۲
ماسٹر شیر علی صاحب	۳
ماسٹر عبدالرحمن صاحب اول	۲
ڈاکٹر محمد شریف صاحب قلات	ایک
قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹ جان محمد	››
قاضی محمد یوسف صاحب ››	››
قاضی میر محمد صاحب کوٹ کیلاں گوجرانوالہ -	››
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب گڑھ شنکر -	۱۰
حکیم مولوی نور محمد صاحب مالک شفاخانہ نوری موکل لاہور	۵
حافظ محمد اسحاق صاحب بھیری سب اورسیر	۱۰
مولوی فضل الدین صاحب احمد آبادی	۲
حافظ محمد عیسیٰ صاحب بھیرہ	ایک
خلیفہ عطا محمد صاحب گڑھ شنکر	››
محمد جان صاحب محرر جیل راولپنڈی	۶
روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر	۲
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر مردان -	۴
امام الدین صاحب سب اورسیر راولپنڈی	۱۰
احمد خانصاحب پولیس کنسٹبل	ایک
مولوی عنایت اللہ صاحب سنت پورہ	››
منشی گلاب خانصاحب ڈکشاٹی	۵
محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار جہلم	۱۰
چودھری محمد سلطان خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا جہلم	۵۰
مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر ››	۱۲

محمد جمیع والد عبد العزیز صاحب پٹواری ایک
قاضی ذو الفقار حسین صاحب تلات ۱۰
منشی محمد بخش صاحب تلات ۵

اسی طرح کل تعداد کی حصص کی (۷۷۵) ہو گئی ہے قریباً (۲۲۵) حصص کی خریداری باقی ہے۔ اب برادران طریقت سے استدعا ہے کہ ایک بار کوشش فرما کر تعداد ہزار حصص کی بہت جلد پوری فرما دیں۔ امر دوم یہ ہے کہ اگرچہ روپیہ بہم پہونچانے میں سہولت دی گئی ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے بہت جلد ہمارے دوست اپنا وعدہ کردہ حصہ بہم پہونچا دیں۔ منی آڈر براہ راست شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس انارکلی لاہور کے نام بھیجدیں اور مجھے اطلاعی کارڈ لکھیں۔ رسید باضابطہ شیخ رحمت اللہ صاحب دیں گے۔

نیز ہر ایک حصہ دار سے التجا ہے کہ وہ دوبارہ غور فرما کر مجھے اطلاع بخشیں کہ ان کے حصص خیراتی ہوں گے یا تجارتی نیز بعض احباب کا پتہ ہمارے کاغذات میں نہیں انکی بھی مہربانی ہوگی اگر وہ مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔

یہ امر ذکر کرنا ضروری ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے ایڈیٹری کا کام شروع کر دیا ہے اور رسالہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو شائع کیا جائیگا سردست وہ چھ ماہ متواتر مضامین طیار کرتے رہیں گے۔ رسالہ کے حجم اور قیمت کے متعلق بھی آیندہ اطلاع دیجائیگی۔

نوٹ۔ ہر ایک منی آرڈر کے ساتھ شیخ رحمت اللہ صاحب کو اطلاع دی جاوے کہ روپیہ سرمایہ تجارتی کی مد میں جائیگا یا خیراتی چندہ کے۔ جو اصحاب روپیہ بھیج چکے ہیں وہ بھی اس امر سے شیخ صاحب کو اطلاع دیں۔

کمال الدین وکیل پشاور

ایک خط کا جواب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۱۳ جلد ۵

انسان صرف اس بات پر ہی ناز نہ کرے اور اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ رقت عارضی ہوتی ہے۔ انسان اکثر دفعہ ناول پڑھتا ہے اور اس کے درد انگیز حصہ پر پہونچکر بے اختیار رو پڑتا ہے حالانکہ وہ صاف جانتا ہے کہ یہ ایک جھوٹی اور فرضی کہانی ہے۔ پس اگر محض رو پڑنا یا رقت کا پیدا ہو جانا ہی حقیقی سرور اور لذت کی جڑ ہوتی ہے تو آج یورپ سے بڑھکر کوئی بھی روحانی لذت حاصل کرنے والا نہ ہوتا۔ کیونکہ ہزارہا ناول شائع ہوتے اور لاکھوں کروڑوں انسان پڑھکر روتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ایک بات موجود ہے کہ ہنسی کے مقام پر ہنس پڑتا ہے اور رونے کے مقام پر رو بھی پڑتا ہے اور ان سے مناسب موقع ایک لذت بھی اٹھاتا ہے مگر یہ کوئی لذت روحانی فیصلہ نہیں کر سکتی ہیں۔ کوئی کسی عورت پر عاشق ہو جاتا ہے اور اپنے فسق ہی میں اس کے ہجر کے شعر بنا بنا کر خوش ہوتا ہے اور روتا ہے انسان کے اندر ایک طاقت ہے خواہ اس کو محل پر استعمال کرے یا بے محل پس اس طاقت پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہے اللہ تعالےٰ نے یہ طاقت اس لئے رکھی ہے کہ سچے سالک محروم نہ ہوں اور جب یہ برمحل استعمال ہو تو ان کے لئے آنے والے روحانی مدارج کا ایک مقدمہ ہو۔ اور یہ موتی کا کام دے

غرضیکہ یہ امور کہ کبھی رو پڑنا اور کبھی دنیا کی دوسری چیزوں اور تعلقات سے انقطاع کرنا یہ عارضی ہوتی ہیں ان پر اعتبار کر کے بیعت و پا نہ بنے وہ امور جو سچی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں ایک رقت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے روح پانی کے ایک مصفا چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے جو سراب کو دھوکا سمجھکر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی روح کے اندر رکھی ہوئی ہیں ان میں سے اس رقت کی بھی ایک کیفیت ہے کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی ہی سے متاثر ہو جاتا ہے کوئی آگے چلتا ہے اور اپنے پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہونچتا ہے یہ یاد رکھو کہ سچائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچائی ملے لے لے یہ ایک **نور** ہے جو اس کی رہبری کرتا ہے۔ اس وقت دنیا میں ایک کشاکش شروع ہے آریہ اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں برہمو الگ بلاتے ہیں دیو سماج والے اپنی ہی طرف دعوت کرتے ہیں عیسائی ہیں وہ عیسائیت ہی کو پیش کرتے ہیں۔

غرض ہر قوم اپنی طرف کھینچتی ہے ان کے درمیان اختلاف کا دائرہ بہت ہی وسیع ہوتا جاتا ہے مگر ہم

جس بات کی دعوت کرتے ہیں اور جو کسی سچائی کے طلبگار کو بتلا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ خدا کی تلاش کرے۔

مثلاً آریہ ہیں وہ تمام قدوسوں اور راستبازوں کو گالیاں دیتے ہیں ان کے نزدیک سچے سے سچا پریمی اور بھگت بھی کبھی نجات نہیں پا سکتا۔ ان کے اصول کے موافق خدا نے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا اب بتاؤ کہ ایسے پرمیشر پر جو وہ پیش کرتے ہیں کسی سچے طالب کی امید کیونکر وسیع ہو سکتی ہے اور کیونکر خدا کا جلال اور شوکت اس کی روح پر ایک رقت پیدا کر کے گناہ کی طرف چلنے سے بچا سکتا ہے جب وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے تو میرے وجود کا ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا۔ پھر جب یہ مانا گیا کہ وید کے سوا خدا نے کسی اور ملک کو اپنے کلام سے فیض ہی نہیں بخشا تو کس قدر مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

الغرض ہماری نصیحت تو یہی ہے کہ جو سچائی کی تلاش میں قدم رکھتا ہے اس کی غرض اور غایت **خدا کی تلاش** ہو پھر معارف اور حقائق کا دریا بہ نکلتا ہے جب اسکو سچے خدا پر جو ایک ہی خدا ہے سچا ایمان پیدا ہو جاوے گے۔

یاد رکھو حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے جسقدر معرفت وسیع ہو گی حقائق کھلتے جائیں گے پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کر کے کہ جسقدر دل تعصب اور خود غرضی سے پاک ہو گا اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آجاوے گا نور اور ظلمت میں جو فرق ہے اسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے سچی اور صحیح بات ایک ہی ہوتی ہے پس دو لفظوں میں میری ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ **سیدھا خط دو نقطوں میں ایک ہی ہوتا ہے**

یہ امور ہیں جو قابل غور ہیں۔

آپ یہاں رہیں اور صبر و استقلال سے ٹھیریں خدا کے فضل سے کچھ بعید نہیں ہے کہ آپ کو اس راہ کا پتہ ملے جو کروڑہا مقدس انسانوں کا تجربہ شدہ ہے۔ اور اب بھی جس کے تجربہ کار موجود ہیں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس تقریر کو یہاں ختم کیا۔ حق جو صاحب کچھ عرصہ تک قادیان میں رہے انھوں نے حضرت اقدس کی صحبت میں رہ کر جو فائدہ اٹھایا اس کے اظہار کے لئے ہم ان کے ایک خط کو جو انھوں نے لاہور سے ہمارے نام بھیجا ہے یہاں درج کرتے ہیں۔

مکرمی جناب شیخصاحب۔ تسلیم

(۱) میری بے ادبی معاف فرماویں میں قادیان سے اچانک کچھ وجوہات رکھنے پر چلا آیا۔ میں اب یہاں سوچ رہا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی پر لوک کے لئے کس پہلو میں گذارنی ہے میں آپ کی جماعت کی جدائی سے تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔

(۲) میں حضرت جی کے اخلاص کا حد درجہ مشکور ہوں اور جو کچھ روحانی دان مجھے نصیب ہوا اور جو کچھ مجھ پر ظاہر ہوا اس کے لئے نہایت ہی شکر کر رہا ہوں۔

مگر افسوس ہے دنیا میں سخت اندھکار ہے اور میں ایک ایک قدم پر گر رہا ہوں سوائے صحبت کے اس حالت کو قائم رکھنا میرے لئے بہت کٹھن (دشوار) ہے۔

(۳) اس بات پر میرا یقین ہے کہ بے شک حضرت صاحب روحانی بھلائی کے طالبوں کے لئے اعلے نمونہ ہیں اور ان کی صحبت میں مستقل طور پر رہنا بڑا ضروری ہے۔ دنیا کی حالت ایسی ہے کہ موتیوں کو کیچڑ میں پھینکتے ہیں اور کوڑیاں جمع کرتے ہیں اور جو شخص موتی سنبھالنے لگے اس کے سر پر مٹی پھینکنے لگتے ہیں ہائے افسوس کہ وہ کوڑیوں کو ہی موتی سمجھے بیٹھے ہیں۔

میں سخت گھبرایا ہوا ہوں ہائے کیا کیا کروں اور کدھر جاؤں میری حالت بہت بری ہے۔ تمام جماعت کی خدمت میں آداب حضور حضرت صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ آداب عرض فرماویں اور میرے لئے حضرت صاحب اور تمام جماعت سے دعا کرا دیں۔

آپ کا نیاز مند د زیرسنگھ۔

یہ خط حضرت اقدس کے حضور پڑھ کر سنا دیا گیا۔ آنحضرت علیہ السلام نے ایڈیٹر الحکم کو مندرجہ ذیل جواب لکھنے کا حکم دیا۔

"صبر اور استقلال کے ساتھ جب تک کوئی ہماری صحبت میں نہ رہے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ان کو چاہئے کہ وہ یہاں آ جائیں اور ایک عرصہ تک ہمارے پاس رہیں۔

مختصر نوٹ اور خبریں

مامورین اللہ کی طرف سے جب تحدی کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مخالفوں کی طاقتوں کو سلب کر لیتا ہے میرا ایمان ہے کہ مخالف اس تحدی کے مقابل کچھ بول سکتے ہی نہیں یہ کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ اگر وہ اس تحدی کا مقابلہ کریں تو کم از کم ایک امر مشتبہ ہو سکتا ہے اس لئے وہ اس میدان میں بالکل عاری ثابت ہوتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس نے جو تحدی اعجاز المسیح کے مقابل کی تھی کیا ممکن نہ تھا کہ یہ لوگ کچھ اوٹ پٹانگ کسی زبان ہی میں کچھ نہ کچھ لکھکر پیش کر دیتے مگر نہیں ان کو یہ طاقت نہیں ملی اور خدا تعالیٰ نے ان کو بالکل تہیدست ثابت کیا یہ ایک زبردست ثبوت ہے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مامور من اللہ ہونے کا۔

(مولانا عبدالکریم)

میں بارہا سوچا کرتا ہوں کہ وہ کیا بات ہے جو انسان کو گناہ کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ مختلف اسباب اور عوارض ہوتے ہیں مگر ایک بڑا بھاری باعث یہ ہے کہ جب انسان پست ہمت ہو جاتا ہے تو گناہ کی طرف جھکتا ہے مثلاً ہم تم بازار میں چلتے ہوئے اگر ایک پیسہ پڑا پائیں تو اس کے اٹھانے کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے اس لئے کہ نظر اس پیسہ پر نہیں ٹھیرتی ہے۔ اسی طرح پر اگر انسان کی نظر میں خدا تعالیٰ مطلوب ہو اور اہم مقصد خدا ہی ہو تو ممکن نہیں ہے کہ وہ پست ہمتی کی طرف جا سکے پس ہمیشہ ہمت بلند رکھو اگر چاہتے ہو کہ گناہ سے بچو اپنا مقصود خدا بنالو۔ (ایضاً)

حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روز اپنی اور سلسلہ عالیہ کے خاص دوستوں کی زیادتی عمر کے لئے دعا کی تو یہ مبشر الہام ہوا ربّ زدنی عمری وفی عمر زوجی زیادۃ خارق العادۃ۔ یعنی اے میرے رب میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔

(ایڈیٹر)

ایک اور والنٹیر

شملہ سے ہمارے عزیز بھائی منشی غلام دستگیر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے اپنے آپ کو ایک سال کے لئے والنٹیر قرار دیتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

رفع وہم

پچھلے آشو میں جو چند نسخوں کے عنوان سے اعلان کیا گیا تھا کہ فتح اسلام اور توضیح مرام جو حضرت اقدس امام علیہ السلام کے دعوی کی پہلی کتابیں ہیں چند نسخے پہلے ایڈیشن کے جناب حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مہتمم کتب خانہ مدرسہ قادیان کے پاس فروختنی موجود ہیں انہیں سے ہر ایک کی قیمت ۴؍ فی جلد یعنی دونوں جلدوں کے ۸؍ جو پہلی قیمت عہ کے مقابلہ میں نصف ہے نہایت خوشخط عمدہ کاغذ اور موزوں تقطیع پر طبع ہوئی ہیں جو صاحب چاہیں حکیم صاحب موصوف سے منگوالیں۔

شکریہ

مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد کے لئے جو سرکار دیر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف سے بھیجی گئی تھی الحمد کہ احباب نے اس پر پوری توجہ کی ہے عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کا روپیہ آ رہا ہے ہم ایسے تمام احباب کے شکر گذار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم انھیں جزا خیر دے۔ آمین

حضرت اقدس امام

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری توجہ اس طرف مبذول ہو رہی ہے کہ جس طرح ممکن ہو صلیبی سحر کو اعجازی رنگ میں باطل کیا جائے چنانچہ ایک روز فرمانے لگے کہ میں تو یہی سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے ہم صلیب پرستی کے باطل کو مٹا سکیں کیونکہ ہماری زندگی کی یہی غرض ہے اور یہی کام ہے جس کے لئے ہم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ فرمایا بعض اوقات سوچتے سوچتے اس قدر فکر کا غلبہ ہو جاتا ہے کہ برد اطراف اور دوران سر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ حربہ جو ہمارے ہاتھ میں ہے صلیب کو بالکل توڑ ڈالے گا جو یوز آسف کا ہے۔ کیونکہ خود عیسائیوں نے اس کو مانا ہے اور اس کا تعلق انھوں نے مسیح کے ساتھ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ایک حواری تھا اور اٹلی میں اس کا گرجا بنایا جس پر ہزاروں روپے خرچ ہوئے اور ہر سال میلا ہوتا ہے اب اتنا تو انھوں نے خود مان لیا ہے اس لئے ثبوت ان کے ذمہ ہی رہا کہ وہ ثابت کریں کہ مسیح کے کسی حواری کا نام شاہزادہ نبی بھی ہے۔ آخر ثابت یہی ہوگا اور یہی صحیح ہے کہ وہ مسیح ہی کی قبر ہے

کسر صلیب کی حقیقت

بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صلیب توڑتا پھرے

اس کو روحانیت سے تعلق کیا اور اس کا فائدہ کیا؟ فرض کرو اگر صلیب توڑ دے تو کیا اور نہیں بن سکتیں علاوہ ازیں صلیب توڑنے میں بعض مسلمان بادشاہ بھی شریک ہیں جیسے مثلاً صلاح الدین تو مسیح موعود کی خصوصیت کیا ہوئی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کسر صلیب سے یہ مراد ہے کہ وہ صلیب کی اس حقیقت کو کھول کر دکھا دے گا ہم اس کا زور ٹوٹ جائے گا۔

پنجاب میں طاعون

اس موسم میں خلاف معمول خطرناک طور پر پھیل رہا ہے سخت سخت وبازدہ دیہات کی خبریں آرہی ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرماوے۔ افسوس کی بات ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام نے طاعون کے متعلق جو اشتہار شائع کیا تھا اس کو بجز چند اخباروں کے کسی نے شائع نہیں کیا۔ یہ وقت ہے کہ پبلک کو ہمدردی کے طریق پر ان باتوں سے اطلاع دی جاوے جو اس مرض کے دور کرنے کے لئے خدا نے مقرر کر رکھی ہیں۔ یہ بھی بات ہے کہ جب تک ایک پاک تبدیلی نہ کریں گے اس وبا کا دور ہونا مشکل ہے یہ دن ہیں کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کے مامور کی ہدایتوں پر کاربند ہوں۔

تفسیر القرآن کا پہلا پارہ شائع ہوگیا ہے

قیمت عہر بلا محصول ڈاک

ڈائری

حضرت امام ہمام علیہ السلام

ایک عزیز بھائی کی شادی کی تقریب پر عورتوں کے درمیان جہیز اور داج وغیرہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ (عورتوں کو جو سامان والدین سے ملتا ہے اس کو جہیز کہتے ہیں ایسا ہی مردہ کے لئے جو سامان دفن کیا جاتا ہے اس کو تجہیز و تکفین کہتے ہیں۔ ان دونو کی حالت میں ایک مناسبت ہے لڑکی شادی کے وقت اپنے گھر سے گویا ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ عورت میں ایک جوہر قابل رکھا گیا ہے کہ اس سے اولاد پیدا ہو اور اس جوہر کے سبب اس کو لامحالہ اپنے گھر سے وداع ہونا پڑتا ہے۔ ایسا ہی انسان میں دیدار الٰہی کے حصول کا جوہر قابل رکھا گیا ہے۔ مگر دیدار الٰہی اس دنیا میں حاصل نہیں ہو سکتا جیسا کہ آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار سے ظاہر ہے پس حصول الٰہی کے جوہر قابل کی وجہ سے بالضرور انسان کو اس عالم سے علیحدہ ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑتا ہے)۔

۲۰ مارچ ۱۹۰۱ء

فرمایا کہ بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ کافیاں اور شعر سنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں۔ مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جائے تو عذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کریں گے۔ ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ جب کسی ابتلا میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا سرور و وجد قابل تعریف نہیں یہ سرور و وجد ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرین اسلام جنکو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا حالانکہ وہ دشمن اسلام تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانو گے جو بانسری سنکر سرور میں آجاتا ہے یا اونٹ کو خدا رسیدہ قرار دو گے جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے۔ سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھاوے ایسے انسان کا مختصر سا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو نوکر ہیں ایک نوکر دن میں کئی دفعہ اپنے مالک کی خدمت میں آکر سلام کرتا ہے اور ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتا ہے۔ دوسرا اس کے پاس بہت کم آتا ہے۔ مگر مالک پہلے کو بہت قلیل تنخواہ دیتا ہے اور دوسرے کو بہت زیادہ۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا ضرورت کے وقت اس پر جان بھی دینے کے لئے طیار ہے اور وفادار ہے اور پہلا کسی کے بہکانے سے مجھے قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا یا کم از کم مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی ملازمت اختیار کر لے گا اسی طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا مگر پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے بلکہ کئی ایک اور اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا کیونکہ خدا تعالیٰ

جانتا ہے کہ ابتلا کے وقت وفاداری نہیں دکھلائے گا۔ جب انسان وفاداری اختیار کرے گا تو سرور لازمی طور پر اسکو حاصل ہو جائے گا جیسا کہ کھانا آتا ہے تو دستر خوان بھی ساتھ آجاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کاملوں میں بھی بعض قبض کے وقت آجاتے ہیں کیونکہ قبض کے وقت انسان کو سرور کی قدر زیادہ ہوتی ہے اور اسکو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا انسان دوسرے شخص کی دل کی اہمیت معلوم نہیں کر سکتا۔ اور اُس کے قلب کی مخفی گوشوں تک اُس کی نظر نہیں پہونچ سکتی۔ اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے۔ بلکہ صبر سے انتظار کرے ایک شخص کا ذکر ہے کہ اُس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا اور کسی کو اپنے سے کمتر خیال نہیں کروں گا۔ اپنے محبوب کو راضی کرنے کے لئے انسان ایسی تجویزیں سوچتے رہتے ہیں۔ ایک دن اُس نے ایک دریا کے پل کے پاس جہاں سے بہت آدمی گذرتے ہیں ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اور اُس کے پہلو میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک بوتل اُس شخص کے ہاتھ میں تھی آپ پیتا تھا اور اُس عورت کو بھی پلاتا تھا اُس نے اُسپر بدظنی کی اور خیال کیا کہ میں اس سے تو ضرور بہتر ہوں اتنے میں ایک کشتی آئی معہ سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہی شخص جو عورت کے پاس بیٹھا تھا دریا میں سے سوائے ایک کے سب کو نکال لایا اور اس بدظن سے کہا تو مجھپر بدظنی کرتا تھا سب کو میں نکال لایا ہوں ایک کو تو نکال لا خدا نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا اور تیرے دل کے ارادہ ہی مجھے اطلاع دی یہ عورت میری والدہ اور بوتل میں شراب نہیں دریا کا پانی ہے۔ غرض دوسرے کی نسبت جلدی سے رائے نہ لگائے۔ (محمد صادق)

اعلان ضرورت شادی

ہمارے برادر طریقت احمدی مذہب تو بہ کے گیلانی سید حنفی عمر ۲۲ سے ۲۵ سال تک ہے شادی کرنا چاہتے ہیں حسین و حسیں ہیں پہلی بیوی انکی فوت ہو گئی ہے بچہ کوئی نہیں نیک خصلت صاحب جائیداد اور ہوشیار۔ اپیل نویس [illegible] ہیں اُس شہر کے اور لوگوں سے ممتاز ہیں وہ اپنی جماعت احمدی میں شادی کرنا چاہتے ہیں انکو ضرورت نہیں کہ طرف ثانی سید ہوں اور نہ یہ ضرورت ہے کہ لڑکی اعلیٰ اور اکمل درجہ کی حسینہ و جمیلہ ہو بلکہ یہ منظور ہے کہ اگر اعلیٰ درجہ نہ ہو تو ادنیٰ بھی نہ ہو بلکہ متوسط درجہ ہو پڑھی لکھی ہوئی ہو تو بہتر ہے ورنہ اسکی بھی شرط نہیں ہے ہاں بد صورت نہ ہو نیک اور صالحہ ہو۔ آگے گفتگو خط و کتابت سے ہو سکتی ہے یہاں مختصر طور سے اطلاع کے لئے بطور اعلان لکھا گیا ہے جس بھائی کو اپنی دختر کی شادی منظور ہو اور مزید کے حالات دریافت کرنے چاہیں وہ خاکسار سے خط و کتابت سے دریافت کر سکتے ہیں۔

معلن سراج الحق نعمانی از قادیان

جزاهم اللّٰہ احسن الجزاء

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو درج کرتے ہیں کہ ہمارے مکرم و معزز بھائی قاضی نظیر حسین احمد صاحب نے جو تجویز امداد مدرسہ کے لئے والنٹیر ہونے کی پیش کی تھی وہ عملی رنگ اختیار کر رہی ہے چنانچہ جن بھائیوں نے والنٹیر ہونا منظور کر لیا ہے ان کی اطلاع بذریعہ الحکم شائع ہوتی رہی ہے مگر اب یہ تجویز عملی رنگ سے بڑھکر کامیابی کی شکل میں نمودار ہوئی ہے چنانچہ قاضی صاحب موصوف نے [illegible] اور ڈاکٹر نعمت خانصاحب نے روپیہ جمع کر کے علی الترتیب بھیج دیئے ہیں جو کمیٹی کو وصول ہو گئے ہیں خدا کرے کہ انکو اس سے بھی بڑھکر کامیابی ہو اور دوسرے احباب کو بھی توجہ۔ فقط

رسالہ سراج الحق حصہ دوم حضرت اقدس کی تائید میں ہے۔ [illegible] کو مل سکتا ہے (سراج الحق از قادیان شریف)

بیعت

محمد حسین صاحب خلف شیخ محمد فاضل صاحب ساکن نہٹور ضلع بجنور حال ملازم شیشہ کوٹھی سہارنپور بخطہ بابو عبد الرحیم صاحب خلف شیخ مولا بخش صاحب ساکن آگرہ محلہ [illegible] حال ملازم

خط بیعت ... عکس سیف

ہادی بادیہ ضلالت مورد برکات و رحمت قاتل کفار قرآن تمسخ ادیان باطل و منصف و حکم عادل و فاتح از علم قلم [illegible] واقف اسرار خدا حضرت مہدی و عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام۔ مسکین [illegible] و فارسی موضع کیرنگ سید رسول بخش ابن سید [illegible] متوطن موضع [illegible] پرگنہ [illegible] ملک بنگالہ بحضرت بخدمت فیض درجت [illegible] مولوی سید عبد الرحیم صاحب [illegible] مصنف [illegible] الحکم میں وفات لنیبی [illegible] برادر خالہ زادہ [illegible] موصوف احوال ظہور و ہدایت آنجناب اقدس اکثر کتابہا [illegible] شائع فرمودند [illegible] از اعدا و علم و عقل بمطالعہ آن [illegible] خاطر مرقوم شدہ [illegible] خدای عزوجل مہدی و مثیل مسیح آنجناب [illegible] چند کس تخمیناً ۲۰۰ [illegible] [illegible] مردانہ خواص و عوام [illegible] عنقریب انشاء اللہ [illegible] خواہند [illegible] سال در [illegible] تعلقہ کیرنگ [illegible] خانہ [illegible] مسلمانان خواہد شد فی الحال [illegible] کردہ اند نام ایشان در ذیل [illegible] برای [illegible] در خدمت مرید ان خود قبول فرمودہ در الحکم نام ایشان [illegible] درج فرمائید نسیم خانصاحب داد بخش خانصاحب عرفان [illegible] مسعود خانصاحب [illegible] خانصاحب یوسف خانصاحب [illegible] نسیم خانصاحب برادران نسیم خانصاحب نجیب خانصاحب [illegible] خانصاحب عبد العزیز خانصاحب ارشاد خانصاحب حمایت خانصاحب حمید خانصاحب شیخ محمد حسن صاحب فیض محمد صاحب شیخ جعفر صاحب عظمت خانصاحب [illegible] علی صاحب شیخ عبد الرحیم صاحب

(محمد سراج الحق نعمانی)

الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

اب اس موقع پر جو ایک قیامت ہی کا میدان تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور کل صحابہ جمع ہیں یہاں تک کہ اسامہ کا لشکر بھی روانہ نہیں ہوا۔

حضرت عمر رضؓ کے کہنے پر حضرت ابو بکر رضؓ باواز بلند کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اس پر استدلال کرتے ہیں ما محمد الا رسول سے اب اگر صحابہ کے وہم وگمان میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہوتی تو ضرور بول اُٹھتے مگر سب خاموش ہو گئے اور بازاروں میں یہ آیت پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ گویا یہ آیت آج اُتری ہے۔

معاذ اللہ صحابہ منافق نہ تھے جو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے رعب میں آکر خاموش ہو رہے۔ اور حضرت ابو بکر رضؓ کی تردید نہ کی۔ نہیں اصل بات یہی تھی جو حضرت ابو بکر رضؓ نے بیان کی اس لئے سب نے گردن جھکا لی۔ یہ تھا اجماع صحابہ کا۔ حضرت عمر رضؓ ہی تو یہی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آئیں گے اگر یہ استدلال کامل نہوتا (اور کامل تب ہی ہوتا کہ کسی قسم کا استثنا نہوتا کیونکہ اگر حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر چلے گئے تھے اور اُنہوں نے پھر آنا تھا تو پھر یہ استدلال کیا یہ تو ایک مسخری ہوتی۔) تو خود حضرت عمر رضؓ ہی تردید کرتے۔

جب کہ آیت میں استثنا نہ تھا اور امر واقعی یہی تھا اس لئے سب صحابہ نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کر لیا۔ اور حضرت ابو بکر رضؓ جنکو قرآن شریف کا یہ فہم ملا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** پڑھی تو حضرت ابو بکر رضؓ رو پڑے کسی نے پوچھا کہ یہ بڈھا کیوں روتا ہے تو آپ نے کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بو آتی ہے انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے تو وہاں سے چلدیتا ہے اسیطرح پر انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں جب اسکو کر لیتے ہیں تو پھر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں بس جب اکملت لکم دینکم کی صدا پہونچی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا۔ اور یہ جو احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کی جاویں مگر ابو بکر رضؓ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اس میں یہی ستر ہے کہ مسجد چونکہ مظہر اسرار الٰہی ہوتی ہے اس لئے حضرت ابو بکر صدیق کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام استعارات اور مجازات سے کام لیتے ہیں۔ جو شخص خشک ملاؤں کی طرح یہ کہتا ہے کہ نہیں ظاہر ہی ظاہر ہوتا ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو کہنا کہ یہ دہلیز بدل دے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کے کڑے دیکھنا وغیرہ امور اپنے ظاہری معنوں پر نہیں تھے بلکہ استعارہ اور مجاز کے طور پر تھے انکی اندر ایک اور حقیقت تھی۔

غرض

مدعا یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضؓ کو فہم قرآن سب سے زیادہ دیا گیا تھا اب جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ استدلال کیا میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر یہ معنے بظاہر معارض بھی ہوتے تب بھی تقویٰ اور دیانت داری کا تقاضا تو یہ تھا کہ ابو بکر رضؓ ہی کی مانتے مگر یہاں تو ایک بھی لفظ قرآن شریف میں ایسا نہیں ہے جو حضرت ابو بکر رضؓ کے معنوں کا معارض ہو۔

اب مولویوں سے پوچھو کہ ابو بکر رضؓ دانشمند تھا یا نہیں؟ کیا یہ وہ ابو بکر رضؓ نہیں جو صدیق کہلایا؟ کیا یہی وہ شخص نہیں جو سب سے پہلے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا۔

جس نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی کہ خطرناک ارتداد کی وبا کو روک دیا۔ اچھا اور باتیں جانے دو یہی بتاؤ کہ ابو بکر رضؓ کو ممبر پر چڑھنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی؟ پھر تقویٰ سے یہ بتاؤ کہ اُنہوں نے جو ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھا تو اس سے استدلال تام کرنا تھا یا ایسا ناقص کہ ایک بچہ بھی کہہ سکتا کہ عیسیٰ کو موتی سمجھنے والا کافر ہو گیا۔

افسوس! ان مخالفوں نے میری مخالفت اور عداوت میں یہی نہیں کہ قرآن کو چھوڑا بلکہ میری عداوت نے انکی یہاں تک نوبت پہونچائی ہے کہ صحابہ کی کل جماعت پر انہوں نے اپنے طریق عمل سے کفر کا فتویٰ دیدیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق کے استدلال کو استخفاف کی نظر سے دیکھا۔

سارا قرآن شریف ہمارے ساتھ ہے تیئس آیات مخصوصاً مسیح علیہ السلام کی وفات پر گواہ ہیں معراج کی رات۔ ابو بکر صدیق رضؓ کی تقریر اور صحابہ کا اجماع شاہد ہے۔ یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اجماع کے خلاف ایک بات کہی یہ جھوٹ بولتے ہیں اجماع انکے ساتھ ہرگز نہیں ہے اول تو اجماع صحابہ ہی تک ہے اور ہم نے ابھی بتایا ہے کہ صحابہ کا اجماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر مسیح کی وفات پر ہو چکا ہے۔ امام احمد حنبل کہتے ہیں کہ صحابہ کے بعد اجماع کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ماسوائے اسکے بھی بہت سے لوگ انکے خلاف اور ہمارے ساتھ ہیں معتزلہ مسیح کے آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے کے قایل نہیں ہیں صوفیوں کا یہی مذہب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد بروزی ہے۔ **وقال مالک مات** امام مالک موت ہی کے قایل ہیں ابن حزم کا بھی یہی مذہب ہے اب مالکی ابن حزم کے ماننے والے اور معتزلہ اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہیں لیکن پھر بھی علی سبیل تنزل اگر ہم مان لیں کہ کوئی بھی ہمارے ساتھ ایسے نہیں تو بھی ہم تو یہ کہتے ہیں کہ قرون ثلاثہ کے بعد زمانہ کا نام فیج اعوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے یعنی ایک ٹیڑھا گروہ اور انکی نسبت

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

بقیہ خطبہ عید الضحٰے

(سلسلے کیلئے دیکھو نمبر ۱۳ جلد ۵)

اسی امت سے خلیفہ ہوتا اور خلیفہ کا تقرر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا ہی قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے اور اگر خلیفہ بننا بہت کتابوں کے پڑھ لینے پر ہوتا تو چاہیئے تھا کہ میں ہوتا میں نے بہت کتابیں پڑھی ہیں اور کثیر التعداد میرے کتب خانہ میں ہیں مگر میں تو ایک آدمی پر بھی اپنا اثر نہیں ڈال سکتا غرض خدا تعالیٰ کا وعدہ آپ ہی منتخب کرنے کا ہے کون منتخب ہوتا ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ

جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہونا ہی اس سے بڑھ کر دوسرا امر منصب کے سزاوار اسوقت ہرگز نہیں ہوتا کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جسکو چاہے مصلح مقرر کردے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔ دیکھو انسان عبث پیدا نہیں کیا گیا

افحسبتم انما خلقناکم عبثا۔

کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے ایسا خیال تمہارا غلط ہوگا ہمارے حضور تم کو آنا ہوگا۔ جب تم عبث نہیں بنائے گئے تو پھر سوچو کہ تم کیوں بنائے گئے ہو

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم

لوگو اپنے رب کے فرمانبردار بن جاو۔ فرمانبرداری ضروری ہے مگر کوئی فرمانبرداری بدون فرمان کے نہیں ہوسکتی اور کوئی فرمان اس وقت تک عمل کے نیچے نہیں آتا جب تک کہ اسکی سمجھ نہو۔ پھر اس فرمان کے سمجھنے کے لئے کسی معلم کی ضرورت ہے اور الٰہی فرمان کی سمجھ بدون کسی مزکی اور مطہر القلب کے کسی کو نہیں آتی کیونکہ

لا یمسہ الا المطھرون

خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس کیسی ضرورت ہے امام کی کسی مزکی کی۔ میں تمہیں اپنی بات سناؤں تمہارا کنبہ ہے میرا بھی ہے تمہیں ضرورتیں ہیں مجھے بھی آئے دن اور ضرورتوں کے علاوہ کتابوں کا جنون لگا رہتا ہے۔ مگر اس پر بھی تم کو وقت نہیں ملتا؟ [illegible] یہاں آو۔ موقع نہیں ملتا کہ پاس بیٹھنے سے کیا انوار ملتے ہیں فرصت [illegible] رخصت نہیں۔ سنو تم سب سے زیادہ کمانیکا ڈھب بھی مجھے آتا ہے [illegible] شہروں میں رہوں تو بہت سا روپیہ کما سکتا ہوں مگر ضرورت محسوس ہوتی ہے بیمار کو ظهر الفساد فی البر والبحر کا زمانہ ہے میرے لئے تو یہاں سے ایک دم بھی باہر جانا موت کے برابر معلوم ہوتا ہے تم شاید دیکھتے ہوگے کہ یہاں کھیت لہلہا رہے ہیں دنیا اپنے کاروبار میں اسی طرح معروف ہے مگر میرا ایک دوست لکھتا ہے کہ وبا کے باعث گاؤں کے گاؤں خالی ہوگئے ہیں۔

بے فکر ہوکر مت بیٹھو۔ خدا کے دردناک عذاب کا پتہ نہیں کس وقت آپکڑے۔ غرض تو اسوقت سخت ضرورت ہے اس امر کی کہ تم اس شخص کے پاس بار بار آؤ جو دنیا کی اصلاح کے واسطے آیا ہے۔

تم نے دیکھ لیا ہے کہ جو شخص اس زمانہ میں خدا کی طرف سے آیا ہے وہ ابکم نہیں ہے بلکہ علیٰ وجہ البصیرۃ تمہیں بلاتا ہے تم چاہتے ہو کہ اشتہاروں اور کتابوں ہی کو پڑھ کر فایدہ اٹھالو۔ اور انہیں ہی کافی سمجھو۔ میں سچ کہتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیفایدہ اپنے وطنوں اور عزیز و اقارب کو چھوڑا تھا۔ پھر تم کیوں اس ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ کیا تم ہمکو نادان سمجھتے ہو جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کیا ہماری ضرورتیں نہیں؟ کیا ہم کو روپیہ کمانا نہیں آتا۔

پھر یہاں سے ایک گھنٹہ غیر حاضری بھی کیوں موت معلوم ہوتی ہے شاید اسلئے کہ میری بیماری بڑھی ہوئی ہو دعاؤں سے فایدہ پہنچ جاوے تو پہنچ جاوے مگر صحبت میں نہ رہنے سے تو کچھ فایدہ نہیں ہوسکتا۔

مختلف اوقات میں آنا چاہیے بعض دن ہنسی ہی میں گذر جاتا ہے اس لئے وہ شخص جو اسی دن آکر چلا گیا وہ کیا فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتوں میں بیٹھے ہوئے قصہ کررہے ہوں گے اسوقت جو عورت آئی ہوگی تو حیران ہی ہوکر گئی ہوگی۔ غرض میرا مقصد یہ ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم یہاں بار بار آؤ اور مختلف اوقات میں آؤ۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ انسان عبث نہیں بنایا گیا اور اسکو خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا ہو کہ انسان کی اصل غرض پیدا کرنے کی یہ ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرکے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہو۔ فرمانبرداری فرمان کے بغیر نہیں ہوتی اور فرمان کی تعمیل جب تک فرمان کی سمجھ نہو ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرمان قرآن شریف ہے اور اسکی زبان عربی ہے پس عربی زبان سے واقفیت پیدا کرو۔ پھر امام کی صحبت میں آکر رہو کیونکہ وہ مطہر القلب ہے۔ قرآن شریف کا علم لیکر آیا ہے ایک اور بات ہے جو انسان کو سچائی کے قبول کرنے سے روک دیتی ہے اور وہ تکبر ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ متکبروں کو خدا تعالیٰ کی آیتیں نہیں مل سکتیں۔

کیونکہ تکبر کی وجہ سے انسان تکذیب کرتا ہے اور جھٹلانے کے بعد صداقت کی راہ نہیں ملتی ہے۔ پہلے تکذیب کرچکتا ہے پھر انکار کرتا ہے۔ یاد رکھو مفتری کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا ہے ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔

پس اپنے اندر دیکھو کہ کہیں ایسا مادہ نہو کبھی کبھی انسان کی ایک بدعملی دوسری بدعملی کے لئے طیار کر دیتی ہے خدا تعالیٰ سے بیت وعدہ کرکے خلاف کرنے والا منافق مرتاہے امام کے ہاتھ پر بڑا زبردست اور عظیم الشان وعدہ کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

اب سوچ کر دیکھو کہ کہاں تک اس وعدہ کی رعایت کرتے ہو۔ اور دین کو مقدم کرتے ہو۔

جب قرآن شریف دیکھا ہے تو انبیاء علیہم السلام کی اجماعی تعلیم استغفار ہے اس کے معنے ہیں اپنی غلطیوں اور انکے بدنتائج سے بچنے کے لئے دعا کرنا۔ پہلے استغفار ہے گذشتہ گناہوں کے بدنتائج اور آیندہ ان سے بچنے کی دعا اس کے ذنوب سے بچنے کے لئے سعی اور مجاہدہ کرنا۔ اور پھر امر الٰہی کی تعظیم کرنا اور نواہی سے اللہ تعالےٰ کے جلال کو دیکھ کر ہٹ جانا اور ڈر جانا ہے۔ قرآن شریف میں مطالعہ کرو کہ نابکار خدا تعالےٰ سے نہ ڈرنے والوں اور انبیاء علیہم السلام کا مقابلہ کرنے والے شریروں کا انجام کیا ہوا۔ کس طرح وہ ذلت کی مار سے ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں پر۔ ختم نبوت پر تقدیر پر مسئلہ جزا و سزا پر ان سب کے بعد رذایل سے بچنے اور فضایل کو حاصل کرنے کی بے تعداد ضرورت ہے۔ اور یہ بات حاصل ہوتی ہے کسی برگزیدہ انسان کی صحبت میں رہنے سے جس کو خدا نے اس ہی کام کے لئے مقرر کیا ہے۔

مشکلات آتی ہیں اور ضرور آتی ہیں مگر مومن کا کام ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر کبھی بدظن اور اس سے مایوس نہیں ہوتا مجھے اس آیت نے بڑا ہی مزا دیا ہے انه لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون پس مجھے دیکھو کہ کتنی دیر سے کس استقلال اور ہمت سے محض خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہاں بیٹھا ہوں۔ مجھے بھی مشکلات ہیں بعض دوست کہتے ہیں کہ تم الٹی ترقی کرتے ہو پر میں خود ہی سمجھتا ہوں کہ میری مرض گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے۔

مشکلات ضرور ہوتے ہیں تمہیں بھی آئیں گی مگر اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ہم نے جس کو امام مامور من اللہ مانا ہے اور خدا کے فضل سے علیٰ وجہ البصیرۃ مانا ہے اس کو خدا کے لئے مانا ہے۔ پس ہم کو تو اپنی فکر کرنے کی ضرورت ہے یاد رکھو کہ مزکی کے پاس رہنے کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی علوم میں سے ہمیں ضرورت ہے اس بات کی کہ اسماء اللہ معلوم ہوں خدا تعالیٰ کے افعال کا علم ہو۔ ایمان کے معنے معلوم ہوں۔ کفر اور نفاق کی حقیقت معلوم کریں ایک میرے بڑے پڑھے لکھے دوست نے کئی بار مجھ سے پوچھا ہے کہ عبادت کیا چیز ہے؟

پس جب اتنے بڑے علم کے بعد بھی ان کو مشکل پیش آئی تو وائے ان لوگوں پر جو مطلق بے خبر اور ناواقف ہیں۔

پرسوں یا اترسوں میں ما اھل لغیر اللہ بہ پر کچھ کہہ رہا تھا کہ ایک بول اٹھا کہ تمہارے نزدیک سارے کافر ہو جاتے ہیں۔

پہلا الہام جو ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا وہ بھی اقرأ باسم ربک ہی تھا۔ اور پھر رب زدنی علما کی دعا تعلیم ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ علم کی کس قدر ضرورت ہے سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے تو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے اور سمجھ کر پڑھنے اور عمل کے واسطے پڑھنے کی بہت بڑی ضرورت ہے اور یہ حاصل ہوتا ہے تقوی اللہ سے مامور من اللہ کی پاک صحبت میں رہ کر یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سلامتی۔ صدق نیت۔ شفقت علی خلق اللہ غایت البعد عن الاغنیاء۔ آسانی۔ جودت طبع۔ سادگی۔ دوربینی کی صفات سے فایدہ پہونچاتے ہیں۔

ایک نے مجھے کہا ہے کہ نماز کی نسبت خطبہ چھوٹا ہو اس لئے اب میں اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوۃ۔ اتحاد۔ جرأت۔ شجاعت۔ خودداری۔ شریفانہ آزادی پیدا ہو۔ ایک طرف انسان بناؤ دوسری طرف مسلمان۔

(خطبہ کو یہاں ختم کرکے مولانا صاحب نے دینیات کی تعلیم کی ضرورت ابناء السبیل کی امداد کی ضرورت اور اس سلسلہ عالیہ کی بعض ضروریات کی طرف توجہ دلائی۔ اور پورے معنوں میں خطبہ کو ختم کر دیا ایڈیٹر)

بشارت

تفسیر القرآن کا دوسرا پارہ مطبع میں بغرض طبع بھیجا جانا شروع کر دیا گیا ہے پہلا پارہ جسقدر قبولیت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے اسنے میرے حوصلہ اور ہمت کو بڑھا دیا ہے یہ پارہ پہلے پارہ کی نسبت بہت سے حقایق اور معارف کا مجموعہ ہوگا کیونکہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی اصلاح کے علاوہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے بھی اصلاح کی ہے۔ اب اسمیں جو کچھ لکھا جائیگا وہ ایک کامل تحقیق کا مظہر ہوگا۔ درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ سے آنی چاہئیں

انجمن اشاعت اسلام

اور

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی بنیاد

برادران۔ السلام علیکم۔ آپ کی انکھیں نہایت اشتیاق سے اس کارروائی کے دیکھنے کی منتظر ہوں گی۔ جو مجوزہ رسالہ انگریزی کے متعلق عید اضحی کے موقعہ پر ہونے والی تھی۔ سو خدا تعالے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کارروائی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائی۔ اور ہمارے دوستوں نے متفق اللفظ ہوکر رسالہ انگریزی اور اس کے مستقل سرمایہ کی ضرورت کو تسلیم کرکے ایک مستقل فنڈ کی بنیاد رکھی۔ مختلف تحریکیں جو اس موقعہ پر دوستوں نے کیں ان سے اس امر کی ضرورت ثابت ہے کہ بجائے ایک انگریزی رسالہ شائع کرنے کے ایک مستقل انجمن بسرپرستی حضرت اقدس قائم کی جائے جس کی غرض اسلامی تعلیم کو بذریعہ زبان انگریزی اشاعت دینا ہو۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے نہ صرف ایک میعادی رسالہ پر کوششوں کو محدود کردیا جاوے۔ بلکہ اور تصنیفات بھی وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے وقت زبان انگریزی میں بسرپرستی انجمن شائع ہوا کریں۔ البتہ اشاعت رسالہ ان اغراض کے پورا کرنے کا مستقل ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ باتفاق رائے حاضرین جلسہ ایک انجمن موسوم بہ انجمن اشاعت اسلام قرار دی گئی۔ اور اس کا افتتاحی اجلاس ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو بعد از نماز ظہر مسجد اقصی یعنی جامع مسجد قادیان میں منعقد ہوا۔ اور اس موقعہ پر حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر حضرت اقدس ؑ

سب صاحب اس بات کو سن لیں کہ چونکہ ہماری یہ سب کارروائی خدا ہی کے لئے ہے وہ اس غفلت کے زمانہ میں اپنی حجت پوری کرنی چاہتا ہے جیسے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر تاریکی پھیل گئی ہے تو وہ تقاضا کرتا ہے کہ لوگوں کو سمجھاوے اور قانون کے موافق حجت پوری کرے۔ اس لئے زمانہ میں جب حالات بدل جاتے ہیں اور خدا سے تعلق نہیں رہتا۔ سمجھ کم ہوجاتی ہے اس وقت خدا تعالے اپنے کسی بندہ کو مامور کردیتا ہے تاکہ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو سمجھائے اور یہی بڑا نشان اس کے مامور ہونے پر ہوتا ہے کہ وہ لغو طور پر نہیں آتا ہے بلکہ تمام ضرورتیں اس کے وجود پر شہادت دیتی ہیں جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اعتقادی اور عملی حالت بالکل خراب ہوگئی تھی اور نہ صرف عرب کی بلکہ کل دنیا کی حالت بگڑ چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ظهر الفساد في البر والبحر۔ اس فساد عظیم کے وقت خدا تعالے نے اپنے کامل اور پاک بندہ کو مامور کرکے بھیجا جس کے سبب سے تھوڑی ہی مدت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوگئی۔ مخلوق پرستی کے بجائے خدا تعالے پوجا گیا بداعمالیوں کے بجائے اعمال صالحہ نظر آنے لگے۔

ویسا ہی اس زمانہ میں بھی دنیا کی اعتقادی اور عملی حالت بگڑ گئی ہے اور اندرونی اور بیرونی حالت انتہا تک خطرناک ہوگئی ہے۔ اندرونی حالت ایسی خراب ہوگئی ہے کہ قرآن تو پڑھتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ کیا پڑھتے ہیں۔ اعتقاد بھی کتاب اللہ کے برخلاف ہوگئے ہیں اور اعمال بھی۔

مولوی بھی قرآن کو پڑھتے ہیں اور عوام بھی مگر تدبر نہ کرنے میں دونوں برابر ہیں اگر غور کرتے تو بات کیسی صاف تھی قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے مثیل موسی پیدا کیا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالے ایک سلسلہ پیدا کرتا ہے پھر جب اس سلسلہ پر ایک دراز عرصہ گذرنے کے بعد ایک قسم کا پردہ سا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالے اس کے پیرایہ میں اور سلسلہ اسی رنگ میں قائم کرتا ہے قرآن شریف سے دو سلسلوں کا پتہ لگتا ہے اول بنی اسرائیل کا سلسلہ جو موسی علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام پر ختم ہوگیا چونکہ یہود کی بداعمالیاں حد تک پہونچ گئی تھیں اور ان میں یہاں تک شقاوت اور سنگدلی پیدا ہوگئی تھی کہ وہ انبیا کے قتل تک مستعد ہوئے۔ اس لئے اللہ تعالے نے غضب کی راہ سے اس سلسلہ کو جس میں ملوک اور انبیاء تھے حضرت عیسی پر ختم کردیا میں ہمیشہ سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت عیسی بے باپ پیدا ہوئے تھے اور ان کا بے باپ پیدا ہونا ایک نشان تھا اس بات پر کہ اب بنی اسرائیل کے خاندان میں نبوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ وعدہ تھا کہ بشرط تقوی نبوت بنی اسرائیل کے گھرانے سے ہوگی لیکن جب تقوی نہ رہا۔ تو یہ نشان دیا گیا تاکہ دانشمند سمجھ لیں کہ اب آئندہ اس سلسلہ کا انقطاع

ہوگا - غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا
پہلی کتابوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے
وعدہ کیا تھا کہ بنی اسمٰعیل میں بھی ایک
سلسلہ اسی سلسلہ کا ہمرنگ پیدا
ہوگا - اور اس کے امام و پیشوا
اور سردار محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہوں گے
توریت میں بھی یہ خبر دی گئی تھی
قرآن شریف نے بھی فرمایا کما
انا ارسلنا الی فرعون رسولا -
جیسے توریت میں مانند کا لفظ تھا
قرآن شریف میں کما کا لفظ موجود ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق
مثیل موسیٰ ہیں سورہ نور میں
بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ سلسلہ محمدیہ
موسویہ سلسلہ کا مثیل ہے حضرت
موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر
قرآن شریف نے نہیں کیا لم نقصص
کہدیا یہاں بھی سلسلہ محمدیہ میں
درمیانی خلفا کا نام نہیں لیا جیسی
وہاں ابتدا اور انتہا بتائی یہاں بھی
یہ بتادیا کہ ابتدا مثیل موسیٰ سے
ہوگی اور انتہا مثیل عیسیٰ پر گویا
خاتم الخلفاء وہی ہے جسکو دوسرے
لفظوں میں مسیح موعود کہتے ہیں -
موعود اس لئے کہتے ہیں کہ
اسی کا وعدہ کیا گیا ہے وعد
اللہ الذین امنوا منکم
و عملوا الصلحت الآیہ -
خلفا کے تقرر کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ
نے کیا تھا اسی وعدہ میں وہ خاتم
الخلفاء بھی شامل ہے - اور نص
قرآنی سے ثابت ہوا کہ وہ موعود ہے
جو خط ایک نقطہ سے شروع
ہوگا وہ ختم بھی نقطہ پر ہی ہوگا پس
جیسے وہاں خاتم مسیح ہے یہاں بھی
وہ خاتم خلفاء ہے - اس لئے یہ
اعتقاد اہلی قسم کا ہے کہ اگر کوئی
انکار کرے کہ اس امت میں مسیح موعود
نہ ہوگا وہ قرآن سے انکار کرتا ہے

اور اس کا ایمان جاتا رہے گا - اور
یہ بالکل واضح بات ہے اس میں تکلف
اور تصنع اور بناوٹ کا نام نہیں ہے
پھر جو شک و شبہ کرے وہ قرآن
شریف کو چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ
نے اس کو کئی سورتوں میں بیان کردیا
ہے اول تو یہی سورہ نور دوسری
سورہ فاتحہ جس کو ہر نماز کی ہر رکعت
میں پڑھتے ہیں اس سورہ میں تین
گذشتہ فرقے پیش کئے ہیں ایک
وہ جو انعمت علیہم کے مصداق
ہیں دوسرے مغضوب تیسرے
ضالین -

مغضوب سے یہ مخصوصاً مراد
نہیں کہ قیامت میں ہی غضب
ہوگا کیونکہ جو کتاب اللہ کو چھوڑتا
اور احکام الٰہی کے خلاف ورزی
کرتا ہے ان سب پر غضب ہوگا
مغضوب سے مراد بالاتفاق یہود
ہیں اور الضالین سے نصاریٰ
اب اس دعا سے معلوم ہوتا ہے
کہ منعم علیہم فرقہ میں داخل ہونے
اور باقی دو سے بچنے کے لئے
دعا ہے - اور یہ سنت اللہ ٹھیری
ہوئی ہے جب سے نبوت کی
بنیاد ڈالی گئی ہے خدا تعالیٰ نے
یہ قانون مقرر کر رکھا ہے کہ جب
وہ کسی قوم کو کسی کام کے کرنے یا
نہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو بعض
اس کی تعمیل کرنے والے اور بعض
خلاف ورزی کرنے والے ضرور
ہوتے ہیں پس بعض منعم علیہ
بعض مغضوب اور بعض ضالین
ضرور ہوں گے -

اب زمانہ باواز بلند کہتا ہے
کہ اس سورہ شریف کے موافق
ترتیب آخر سے شروع ہوگئی ہے
آخری فرقہ نصاریٰ کا رکھا ہے اب
دیکھو کہ اس میں کس قدر لوگ داخل
ہوگئے ہیں ایک بشپ نے
اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے کہ ...... مسلمان
مرتد ہو چکے ہیں اور یہ قوم جس رفتار

کے ساتھ نکلی ہے اور جو جو طریق
اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے
اختیار کئے ہیں ان سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ کر
کوئی عظیم الشان فتنہ نہیں ہے
اب دیکھو کہ تین باتوں میں سے
ایک تو ظاہر ہوگئی پھر دوسری
قوم مغضوب ہے مجھے معلوم
ہوتا ہے کہ اس کا وقت بھی
آگیا اور وہ بھی پورا ہو رہا ہے
یہودیوں پر غضب الٰہی اس دنیا
میں بھی بھڑکا اور طاعون نے انکو
تباہ کیا - اب اپنی بدکاریوں اور
فسق و فجور کی وجہ سے طاعون
بکثرت پھیل رہی ہے - کتمان حق
سے وہ لوگ جو عالم کہلاتے
ہیں نہیں ڈرتے - اب ان دونوں
کے پورا ہونے سے تیسرے کا
پتہ صاف ملتا ہے انسان کا قاعدہ
ہے کہ جب چار میں سے تین معلوم
ہوں تو چوتھی شئے معلوم کرلیتا ہے
اور اس پر اسکو امید ہو جاتی ہے
نصاریٰ میں لاکھوں داخل ہوگئے
مغضوب میں داخل ہوتے جاتے
ہیں منعم علیہم کا نمونہ
بھی اب خدا دکھانا چاہتا ہے
جبکہ سورہ فاتحہ میں دعا تھی
اور سورہ نور میں وعدہ کیا گیا ہے
تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سورہ نور
میں دعا قبول ہوگئی ہے - غرض اب
تیسرا حصہ منعم علیہ کا ہے اور ہم
امید کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسکو
روشن طور پر ظاہر کرے گا - اور
یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے جو ہو کر رہے
گا - مگر اللہ تعالیٰ انسان کو ثواب
میں داخل کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ
استحقاق جنت کا ثابت کرلیں -
جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں ہوا - خدا تعالیٰ اس بات پر
قادر تھا کہ وہ صحابہ کے بدون ہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم
کی فتوحات عطا فرماتا - مگر نہیں خدا نے

صحابہ کو شامل کر لیا تا کہ وہ مقبول ہو جاویں اس سنت کے موافق یہ بات ہماری جماعت کو پیش آگئی ہے کہ بار بار تکلیف دی جاتی ہے اور چندے مانگے جاتے ہیں اس وقت ہمارے **دو بڑے ضروری کام ہیں** ایک یہ کہ **عرب** میں اشاعت ہو دوسرے **یورپ** پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ اندرونی طور پر وہ حق رکھتے ہیں ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہوگا کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ خدا نے کوئی **سلسلہ** قائم کیا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہنچاویں اور اگر نہ پہونچاویں تو معصیت ہوگی ایسا ہی **یورپ** والے حق رکھتے ہیں کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جاویں کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جا پڑے ہیں یورپ کا تو یہ حال ہو گیا ہے کہ واقعی **اخلد الی الارض** کا مصداق ہو گیا ہے۔ طرح طرح کی ایجادیں صنعتیں ہوتی رہتی ہیں اس سے تعجب نہ کرو کہ یورپ ارضی علوم و فنون میں ترقی کر رہا ہی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب آسمانی علوم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو پھر زمین ہی کی باتیں سوجھا کرتی ہیں۔ یہ کبھی ثابت نہیں ہوا کہ نبی بھی کلیں بنایا کرتے تھے یا ان کی ساری کوششیں اور ہمتیں ارضی ایجادات کی انتہا ہوتی تھیں آج جو **اخرجت الارض اثقالها** کا زمانہ ہے یہ مسیح موعود ہی کے وقت کے لئے مخصوص تھا چنانچہ اب دیکھو کہ کس قدر ایجادیں اور نئی کانیں نکل رہی ہیں ان کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی ہے۔ میرے نزدیک طاعون بھی اسی میں داخل ہے اس کی جڑ زمین میں ہے پہلا اثر چوہوں پر پڑتا ہے

غرض اس وقت جبکہ زمینی علوم کمال تک پہونچ رہے ہیں تو ہیں اسلام کی حد ہو چکی ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس پچاس ساٹھ سال میں جس قدر کتابیں۔ اخبار۔ رسالے توہین اسلام میں شائع ہوئے ہیں کبھی ہوئے تھے۔ پس جب نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے تو کوئی مومن نہیں بنتا جب تک کہ اس کے دل میں غیرت نہ ہو۔ بے غیرت آدمی دیوث ہوتا ہے اگر اسلام کی عزت کے لئے دل میں محبت نہیں ہے تو عبادت بھی بے سود ہے کیونکہ **عبادت محبت** ہی کا نام ہے وہ تمام لوگ جو اللہ تعالے کے سوا کسی ایسی چیز کی عبادت کرتے جس پر کوئی سلطان نازل نہیں ہوا وہ سب مشرک ہیں سلطان تسلط سے بنا گیا ہے جو دلپر تسلط کرے اس لئے یہاں دلیل کا لفظ نہیں لکھا ہے **عبادت** کیا ہے جب انتہا درجہ کی **محبت** کرتا ہے جب انتہا درجہ کی امید ہو۔ انتہا درجہ کا خوف ہو یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ پھر اللہ کی عبادت کا اتنا ہی مفہوم نہیں ہے کہ سجدہ نہ کیا جاوے نہیں بلکہ اس کے مختلف مدارج ہیں اگر کوئی مال سے انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے تو وہ اس کا بندہ ہوتا ہے خدا کا بندہ وہ ہے جو خدا کے سوا اور چیزوں کی حد اعتدال تک رعایت کرتا ہے اسلام میں محبت امید منع نہیں ہے مگر ایک حد تک۔

اللہ تعالے نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ جو خدا سے محبت کرتے ہیں اسی سے ڈرتے اسی سے امید رکھتے ہیں وہ ایک سلطان رکھتے ہیں لیکن جو نفس کے تابع ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے جو محکم طور پر دل کو پکڑے غرض انسان کا کوئی فعل اللہ قبول ہو جب تک وہ خدا کی سلطان کا پیرو نہ ہو شرک کرتا ہے۔ پس ہم جو چندے اس کارروائی کی دو طور پر اشاعت چاہتے ہیں اللہ تعالے خوب جانتا ہے اور اس سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں ہو سکتا کہ کس قدر سچے جوش اور خالصتہ للہ اسکو پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اتفاق نہیں ہوا کہ انگریزی میں لکھ پڑھ سکتے اگر ایسا ہوتا تو ہم کبھی بھی اپنے دوستوں کو تکلیف نہ دیتے مگر اس میں مصلحت یہ بھی کہ تا دوسروں کو ثواب کے لئے بلائیں۔ ورنہ میری طبیعت تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ جو کام میں خود کر سکتا ہوں اس کے لئے کسی دوسرے کو کبھی کہتا ہی نہیں۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور چار برس زندگی پاتے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہو جاتے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ فتح عظیم جس کا آپ کے ساتھ وعدہ تھا حاصل کر چکے تھے رایت **الناس یدخلون فی دین الله افواجا** دیکھ چکے تھے **الیوم اکملت لکم** ہو چکا تھا مگر اللہ تعالے نے نہ چاہا کہ ان کو محروم رکھے بلکہ یہی چاہا کہ ان کو بھی ثواب میں داخل کرے۔

اسی طرح پر اگر اللہ تعالے چاہتا تو ہم کو اسقدر خزانے دیدیتا کہ ہم کو پروا بھی نہ رہتی مگر خدا ثواب میں داخل کرتا ہے جسکو وہ چاہتا ہے یہ سب جو بیٹھے ہیں یہ قبر ہی سمجھو کیونکہ آخر مرنا ہے پس ثواب حاصل کرنے کا وقت ہے میں ان باتوں کو جو خدا نے میرے دل پر ڈالی ہیں سادہ اور صاف الفاظ میں ڈالنا چاہتا ہوں۔ اس وقت ثواب کے لئے مستعد ہو جاؤ اور یہ بھی مت سمجھو کہ اگر اس راہ میں خرچ کریں گے تو کچھ کم ہو جاوے گا خدا تعالے کی بارش کیطرح سب کمیاں پر ہو جائیں گی من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا

یاد رکھو خدا کی توفیق کے بغیر دین کی خدمت نہیں ہو سکتی جو شخص دین کی خدمت کے واسطے شرح صدر سے اٹھتا ہے خدا اس کو ضائع نہیں کرتا غرض خلاصہ یہ ہے کہ ایک پہلو تو میں کر رہا ہوں دوسرے پہلو کو ہماری انگریزی خواں جماعت نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ **تجارت** کے طریق پر یہ کام جاری ہو جائے دین کی اشاعت ہو جائے گی اور ان کا کوئی حرج نہ ہوگا۔ امید ہے کہ خدا اس کا اجر دے گا۔

میں یہ صرف اپنی جماعت کے ارادوں کا ترجمہ کرتا ہوں۔ میرا منشا تو اسی حد تک ہے کہ کسی طرح عرب اور دوسرے ملکوں میں تبلیغ ہو جائے۔ یہ انہوں نے اپنی دانست میں اسہل طریق مقرر کیا ہے جسکو تجارتی طریق پر سمجھ لیا جائے تجارت کے امور ظن غالب ہی پر چلتے ہیں۔ بہر حال یہ انکا ارادہ ہے میرے نزدیک جہاں تک یہ امر مذہب سے تعلق رکھتا ہے تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں اگر یہ تجویز عمل میں نہ بھی آئے تب بھی یہ کام تو ہو جائے گا بہر حال آپ غور کر لیں۔ اللہ تعالے کو بہتر معلوم ہے۔

فقط

حضرت اقدس کی تقریر ختم ہونے پر راقم الحروف نے برعایت اختصار اپنی گذشتہ دو ماہ کی کارروائی کی رپورٹ پیش کی جو تجویز رسالہ کے متعلق بذریعہ خط و کتابت راقم الحروف اور دیگر برادران طریقت میں ہو چکی تھی سرمایہ رسالہ کے متعلق راقم الحروف نے بیان کیا کہ اگرچہ سرمایہ کو تاجرانہ اصول پر جمع کرنا عام طور سے پسند کیا گیا ہے۔ لیکن بعض ذی ہمت احباب یہ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہ سرمایہ تاجرانہ طور سے نہ رہے بلکہ خیرات کے طور پر ہو اور اس کی آمد جو کچھ رہے وہ بطرز تجارت تقسیم نہ ہو بلکہ سرمایہ رسالہ میں جمع کی جائے۔ یہ تجویز واقعی نہایت احسن خیال کی گئی اور اس کی تائید میں شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس اور قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار لودھیانہ نے پر زور تقریریں کیں چنانچہ ان کی تقریروں پر کئی سو حصص کے قریب بہم پہنچانا حاضرین مجلس نے محض للہ قبول کیا۔ بہر حال اس تجویز کو غور ثانی کے لئے آئندہ اجلاس پر رکھا گیا جو دوسری شام کو منعقد ہونا تھا حسب رائے جلسہ مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر رحمت علی صاحب مولوی عبد الکریم صاحب اور راقم الحروف انجمن کے قواعد اور ضوابط تجویز کرنے کے لئے مقرر کئے گئے۔

چنانچہ یکم اپریل کو بعد از نماز مغرب دوسرا اجلاس حضرت اقدس کی مسجد میں ہوا اور قواعد انجمن جو مذکورہ بالا اصحاب نے بطور سب کمیٹی مرتب کیے تھے وہ منظور کئے گئے۔ ان قواعد کی کاپی الگ طبع ہو کر ممبران انجمن کی خدمت میں پہنچے گی۔ اور ایسا ہی دیگر احباب بھی مولوی محمد علی صاحب ساکن قادیان کو ایک آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے بعد از منظوری قواعد و ضوابط و تقرر عہدہ داران ایک لطیف تقریر کرنے کے بعد فرمایا کہ ان کی رائے میں تاجرانہ اصول کا لحاظ رکھنا بھی موجودہ حالات کے ماتحت ضروریات سے ہے۔ کیونکہ بعض وقت چندوں کی نہایت موجب ابتلا ہو جاتی ہے چنانچہ اس امر کے متعلق مفصل بحث ہوئی اور یہ باتفاق رائے قرار دیا گیا کہ اس رسالہ کا سرمایہ اُس طرح بہم پہنچایا جائے جس طرح مینے پہلے تجویز کیا تھا۔ یعنی کل سرمایہ رسالہ دس ہزار روپیہ تجویز ہوا اور اس کو ہزار حصص میں تقسیم کیا جائے فی حصہ دس روپیہ۔ اگر جو احباب اس کا سرمایہ بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ کم از کم ایک حصہ خریدیں تین سال تک ان کا سرمایہ انجمن کے ہاتھ میں رہے گا جس کے بعد ہر ایک شخص جو تاجرانہ طور سے حصص خریدے گا وہ اپنے حصص واپس لینے کا مجاز ہوگا اور نفع کی تقسیم سالانہ ہوگی البتہ وہ احباب جو بطور خیرات حصص لیں گے ان کے حصص بطور سرمایہ مستقل رسالہ سمجھے جاویں گے اور انکا منافع اس مستقل سرمایہ رسالہ میں سالانہ جمع ہو جایا کریگا انجمن کا نظم و نسق **تین مجالس** کے ہاتھ میں رکھا گیا۔

(۱) مجلس عامہ۔

(۲) بورڈ آف ڈائرکٹرز۔

(۳) مجلس کارکن۔

مجلس عامہ کا اجلاس تو سال میں ایک دفعہ عید اضحی کے موقعہ پر رکھا گیا۔ البتہ اس انجمن کے کل انتظام کے لئے بورڈ آف ڈائرکٹرز مقرر ہوا جن کی ہدایات کے مطابق مجلس کارکن ہمیشہ کارروائی کیا کرے گی۔ سردست انجمن کے عہدہ داران حسب ذیل مقرر ہوئے

سرپرست اعلیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

پریسیڈنٹ حکیم مولوی نور الدین صاحب۔

وائس پریسیڈنٹ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔

سکرٹری خواجہ کمال الدین وکیل

اسسٹنٹ سکرٹری مولوی محمد علی صاحب

فنانشل سکرٹری شیخ رحمت اللہ صاحب

تاجر بمبئی ہوس۔
محاسب میاں تاج الدین صاحب لاہوری۔

بورڈ آف ڈائرکٹرز کے ممبر بیس مقرر کئے گئے۔ اور یہ ممبر ان ممبران انجمن میں سے انتخاب کئے جاویں گے جو کم از کم دس حصص خریدیں گے فی الحال اصحاب ذیل ممبران بورڈ تجویز ہوئے ہیں

حکیم نور الدین صاحب۔
نواب محمد علی خاں صاحب
مولوی محمد علی صاحب۔
مولوی عبد الکریم صاحب۔
شیخ رحمت اللہ صاحب۔
خواجہ کمال الدین صاحب۔
میاں تاج الدین صاحب لاہوری
مرزا فضل بیگ صاحب قصور۔
ڈاکٹر رحمت علی صاحب
خلیفہ رشید الدین صاحب
خواجہ جمال الدین صاحب
حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
میر حامد شاہ صاحب۔
سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراس
مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
منشی محمد نواب خانصاحب تحصیلدار

علاوہ ان عہدہ داران کے جو شخص پچاس حصے خریدے وہ وہ اس انجمن کا مربی متصور ہوگا۔ چنانچہ چودہری محمد سلطان صاحب بیرسٹر و شیخ رحمت اللہ و مولوی نور الدین صاحب و حکیم فضل الدین صاحب مربی مقرر کئے گئے۔

بورڈ آف ڈائرکٹرز کا پہلا اجلاس یکم اپریل کو بمقام قادیان ہوا اور انھوں نے حسب ذیل امور فیصلہ کئے۔

رسالہ کا نام

ریویو آف ریلجنز۔ یعنی کل مذاہب دنیا پر تحقیقی نظر کرنیکا رسالہ

رسالہ کی اشاعت گاہ

اس کی اشاعت گاہ لاہور قرار دیگئی اور اسکا دفتر بھی لاہور میں رہیگا

رسالہ کے ایڈیٹر

اس کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدینصاحب مقرر کئے گئے

سرمایہ رسالہ

سرمایہ رسالہ کا بہم پہونچانا خریداری حصص پر منحصر رہا البتہ وصولی حصص کے لئے حسب ذیل قواعد تجویز کئے گئے۔

(۱) جو شخص ایک حصہ خرید کرے وہ فی الفور دو روپے بھیجدے اور بقیہ رقم جون سنہ ۱۹۰۱ء تک بھیجے

(۲) ایک سے زیادہ پانچ حصص تک مبلغ عہ فی الفور۔ اور بقیہ رقم با اقساط یکم اگست سنہ ۱۹۰۱ء

(۳) پانچ سے زیادہ دس حصص تک۔ فی حصہ ایک روپیہ فی الفور بقیہ میں سے پانچ حصص یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء تک۔ اور جو باقی رہے نصف یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء تک باقی نصف یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ء تک

(۴) دس سے زیادہ ۲۵ حصص تک۔ دس فیصدی فی الفور بقیہ میں سے ۲/۵ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء تک ۲/۵ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ء اور ۱/۵ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء تک

(۵) ۲۵ سے اوپر دس فیصدی فی الفور اور یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء تک دس حصص پورے کرے باقی میں سے آٹھ حصص ہر سہ ماہی پر۔ بشرطیکہ کل روپیہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء سے پہلے پہلے ادا ہو جائیگا

پریس کے متعلق

یہ فیصلہ ہوا کہ سردست کوئی پریس اپنا نہ کھولا جاوے۔

اب میں ذیل میں ان احباب کے اسماء گرامی معہ تعداد حصص لکھتا ہوں جنھوں نے ان حصص کے مطابق انجمن کا سرمایہ بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ہے انہیں سے بعض احباب نے تو مجھے اطلاع دیدی ہے کہ ان کے حصص خیراتی سمجھے جاویں یا نا جرانہ باقی احباب جو آیندہ حصص خریدیں یا وہ احباب جنھوں نے جلسہ عید اضحی سے پہلے خریداری حصص منظور فرمائی تھی وہ بھی مجھے اطلاع بخشیں کہ ان کے حصص کس مد میں سمجھے جائیں کیونکہ خیراتی تجویز بعد کی ہے۔ ان احباب کے نام حسب ذیل ہیں۔

اسماء	حصص
حکیم نور الدین صاحب و حکیم فضل الدینصاحب مشترک	۱۶۰
شیخ رحمت اللہصاحب تاجر بمبئی ہوس لاہور۔	۵۰
خواجہ عزیز الدین معہ فرزندان (خواجہ جمال الدین صاحب و خواجہ کمال الدینصاحب)	۴۰
خلیفہ رشید الدین صاحب میڈیکل آفیسر ریاست رام پور۔	۴۰
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں	۵
مولوی عبد الکریم صاحب	۲
نبی بخش صاحب رفوگر امرت سر	۵
میر حسام الدین صاحب و میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ	۱۰
چراغ دین صاحب امرت سر	ایک
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ״	۲
شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم قادیان	۲
ڈاکٹر رحمت علی صاحب	۱۵
مولوی محمد اکرم صاحب مالیر کوٹلہ	۲
مولوی محمد اسمعیل صاحب امرت سر	ایک
میر عنایت علی صاحب لدھیانہ	۲
پیر سراج الحق صاحب نعمانی	۲
امیر الدین صاحب گجرات	ایک
محمد خانصاحب کپور تھلہ	۵
منشی عزیز الرحمن صاحب ״	۲
ڈاکٹر فیض قادر صاحب ״	۲
عبد الرحمن صاحب ״	۲
عبد الرحیم صاحب ״	ایک
منشی اروڑا صاحب ״	۲
میاں سوہا صاحب ״	ایک
ظفر احمد صاحب ״	ایک
عالم خاں صاحب ״	ایک